چھوٹے بچے کو استنجا کروانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا مسئلہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا چھوٹے بچے کو استنجا کروانے (اس کی شرمگاہ ہاتھ سے دھونے) سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

چھوٹے بچے کو استنجا کروانے (اس کی شرمگاہ ہاتھ سے دھونے) سے ہمارے (احناف کے) نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا؛ کیونکہ ہمارے نزدیک اپنی یا دوسرے کی شرمگاہ چھونا شرعاً ناقض وضو نہیں۔ البتہ! اس کے بعد نئے سرے سے وضو کرلینا مستحب ہے؛ کہ شوافع کے نزدیک ہتھیلی یا کسی انگلی کے پیٹ کے ساتھ کسی انسان (مرد یا عورت، بچہ یا بچی) کی اگلی یا پچھلی شرمگاہ چھو جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جس بات سے کسی امام مجتہد کے مذہب میں وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس کی وجہ سے ہمارے مذہب میں دوبارہ وضو کرنا مستحب ہوتا ہے۔

علامہ نورالدین ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "ولا ينقض الوضوء مس ذكره أو ذكر غيره مطلقا" ترجمہ: اپنے یا کسی اور کے عضو خاص کو چھونا مطلقاً وضو نہیں توڑتا۔ (فتح باب العنایۃ شرح النقایۃ، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 70، دار الأرقم، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے "مس ذكره أو ذكر غيره ليس بحدث عندنا" ترجمہ: اپنے یا کسی اور کے مخصوص مقام کو چھونا ہمارے نزدیک حدث (وضو توڑنے والی چیز) نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، جلد 1، صفحہ 13، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں مستحب وضو شمار کرتے ہوئے فرمایا: "ہتھیلی یا کسی اُنگلی کا پیٹ اپنے یا دوسرے کے ستر غلیظ (یعنی مرد یا عورت کی اگلی یا پچھلی شرمگاہ) کو بے حائل (یعنی بغیر کسی آڑ کے) چھُوجانا، اگرچہ وہ دوسرا آدمی کتنا ہی چھوٹا بچّہ یا مردہ ہو۔۔۔۔۔۔ اور ان کے سوا اور بہت صورتیں ہیں، اور ایک اصل کلی یہ ہے کہ جس بات سے کسی اور امام مجتہد کے مذہب میں وضو جاتا رہتا ہے، اُس کے وقوع سے ہمارے مذہب میں اعادہ وضو مستحب ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 968، 969، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3911

تاریخ اجراء: 14 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/11 جون 2025ء